AL-ILM Journal

Volume 5, Issue 2

ISSN (Print): 2618-1134
ISSN (Electronic): 2618-1142

Issue: https://www.gcwus.edu.pk/al-ilm/
URL: https://www.gcwus.edu.pk/al-ilm/

Title Naat e Rasool e Maqbool, Tafheem, Mozoati Taqseem aur Takhleeqi Muharakaat per ek Nazar

Author (s): Dr. Mutahir Shah
Dr. Naheed Akhter
Mr. Tariq Rasheed

Received on: 22 March, 2021
Accepted on: 17 Arpil, 2021

Published on: 10 October, 2021
Citation: English Names of Authors, " Naat e Rasool e Maqbool, Tafheem, Mozoati Taqseem aur Takhleeqi Muharakaat per ek Nazar", AL-ILM 5 no 2 (2021): 218-228

Publisher: Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt. College Women University, Sialkot

نعتِ رسولِ مقبولؐ: تفہیم، موضوعاتی تقسیم اور تخلیقی محرّکات پر ایک نظر

ڈاکٹر مطاہر شاہ*
ڈاکٹر ناہید اختر**
طارق رشید***

Abstract

Prophet's (PBUH) existence is the elevated practical example of human life. Being a prophet, a human being and a leader, every single moment of prophet's life is highly valuable and quit appreciable. The poem's content contains a praise and tribute for the said transparent personality. Poets are attracted towards the prophet's praise poetry because of various motivational factors. Where some of these poets find peace and contentment by getting involved in the said poetry, others find it a source for spreading the massage of the prophet and that of Islam, yet there are some poets as well who are motivated and attracted by religious social gathering (Melaad etc) and literary fame. In this article an attempt has been made to explain the meaning, purpose Thematic circle and various motivational factors which cause poets to engage in such poetry.

Key Words : Naat, Love Massenger, Natia Poetry, Biography,Devotion, Admiration)

نعت: تعارف و تفہیم

سرکارِ دوعالم صاحبِ لولاک حضرت محمد ﷺ کی تعریف و توصیف میں کہا جانے والا لفظ "نعت" اپنے لغوی و اصطلاحی معنوں میں اس قدر معروف و مشہور ہو گیا ہے کہ مزید کسی تشریح و توضیح کی گنجائش نہیں۔ اب صرف نعت کہہ دینے سے سارا مفہوم سامنے آ جاتا ہے۔ البتہ نعتیہ محققین نے اپنے اپنے انداز میں نعت کی تعریف ضرور بیان کی ہے جس سے نعت کا فکری و فنی تسلسل جاری ہے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد لکھتے ہیں:

"نعت (ن، ع، ت) عربی زبان کا مشہور سہ حرفی لفظ ہے جس کے لغوی معنی تعریف و توصیف بیان کرنے کے ہیں۔ نعت عربی کا اسم اور مونث ہے عرفِ عام میں منظوم کلام کے علاوہ نثر میں بھی مستعمل ہے۔ یعنی نعت کا اطلاق نظم، نثر دونوں میں مروج ہے"(۱)

---

*اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ
**لیکچرار ٹیپو ماڈل سکول اینڈ کالج کبل، سوات
***پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اردو، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ

سرور کائنات ﷺ کی بارگاہ میں شاعر کا نذرانہ عقیدت نعت کہلاتا ہے۔ بالفاظ دیگر نعت ان اشعار کو کہتے ہیں جن میں نبی عربی محمد ﷺ کی مدح وستائش اور ان کے اوصاف کا تذکرہ ہو۔ مولوی فیروزالدین نے "فیروز اللغات" میں لکھا ہے:

"نعت مدح، ثنا، تعریف وتوصیف رسول اکرم ﷺ کی شان میں مدحیہ اشعار کہنا نعت ہے"(۲)

ڈاکٹر سید شمیم گوہر نعت کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"نعت عربی زبان کا معروف لفظ ہے جس کے معنی تعریف وتوصیف بیان کرنے کے ہیں۔"(۳)

پروفیسر محمد یونس شاہ گیلانی نعت کی تعریف کے مضمون کو کچھ اس طرح آگے بڑھاتے ہیں:

"نعت کا مفہوم اہل نعت کے نزدیک ان اچھی صفات، عادات وخصائل کا بیان کرنا جو خلقتاً وطبعاً کسی شخص میں پائی جائیں۔"(۴)

نعت کے لغوی معنی تعریف وتوصیف کرنا کے ہیں اور اصطلاحی معنی شعری اصناف میں حضرت محمد ﷺ کی تعریف وتوصیف کرنا ہیں۔ اردو میں مختلف اصناف سخن اور مختلف ہیتوں میں نعت لکھی جارہی ہے۔ مثلاً قصائد، مسدس، مخمس، مثنوی، قطعات، ابیات، مثلث، نظم اور ہائیکو کی صورت میں۔ شعری نعت کے بارے میں شمیم احمد لکھتے ہیں:

"ایسے اشعار جن میں حضور سرور کائنات، پیغمبر اسلام کے اوصاف وبرکات کا ذکر یا توصیف وعقیدت ہو شعری اصطلاح میں نعت یا نعتیہ اشعار کہلاتے ہیں۔ نعتیہ اشعار بالعموم کسی نظم یا مثنوی کے شروع میں لائے جاتے ہیں۔ ویسے نعتیہ نظمیں الگ بھی لکھی گئی ہیں۔ یوں ہمارے نعتیہ شاعری کی خاصی مقبول روایت رہی ہے۔ نعتیہ قصیدے بھی بکثرت لکھے گئے ہیں۔"(۵)

شعری اصطلاح میں جب نعت کے اصطلاحی مفہوم کی اور وضاحت تلاش کی جائے تو اس سے مراد سرورِ کونین رحمت عالم حضور نبی کریم ﷺ کی مدح سرائی ہوتا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد نبی کریم ﷺ سے اظہار محبت ہے۔ نعت کے اصطلاحی معنی پر نعتیہ ناقدین، محققین اپنی اپنی آرا مختلف انداز میں پیش کی ہیں۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری نعت ومنقبت کا فرق واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ادبیات واصطلاحاتِ شاعری میں نعت کا لفظ اپنے مخصوص معنی رکھتا ہے یعنی اس سے صرف حضرت محمد ﷺ کی مدح کی جاتی ہے۔ اگر آنحضرت ﷺ کے سوا کسی دوسرے بزرگ یا صحابی وامام کی تعریف بیان کی جائے تو اسے منقبت کہیں گے"(۶)

راجا راشد محمود کا یہ بیان بھی اہم ہے۔

"اب قریباً دنیا بھر کے مسلم علاقوں کی زبان میں نعت لغوی معنوں کے دائرے سے نکل کر اصطلاحی معنوں میں واضح اور وسیع تناظر میں نظر آنے لگا ہے۔"(۷)

نعت کے حوالے سے بے شمار محققینِ نعت نے اپنی آراء پیش کی ہیں۔ ان سب کے الفاظ مختلف ہونے کے باوجود سب کا مرکزی خیال اور مرکز و محور رسول کریم ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ بلکہ مختلف آرا کی قوس قزح نے موضوع کو اور بھی دلچسپی سے ہمکنار کر دیا ہے۔

مجموعی طور پر وہ اشعار جو آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ کے ذکر کو موضوع بحث بنائیں شعری اصطلاح میں نعت یا نعتیہ اشعار کہلاتے ہیں۔ نعت سے مراد وہ نظم جو رسول ﷺ کی شان میں کہی جائے۔ یہ ایک باقاعدہ صنف ہے۔ عربی زبان و ادب میں نعت مدحا النبی اور المدعائل النبوئیہ کی اصطلاح میں استعمال ہوتی ہے۔ نعت کا لفظ سب سے پہلے فارسی مدح سراوں کے ہاں عام ہوا اور اردو شعرانے فارسی کے نعت خوانان مصطفی ﷺ سے جو لطف اٹھایا اس میں آقائے نامدار ﷺ کی تعریف کے لیے استعمال کیے جانے والا لفظ نعت بھی شامل ہے۔ بعض روایات کے مطابق لفظ نعت مدح رسول ﷺ میں کہے جانے والے منظوم کلام کے لیے سب سے پہلے حضرت علیؓ نے استعمال کیا.

ہمارے بعض ناقدین ادب کا خیال ہے کے نعت کوئی صنف نہیں ہے چنانچہ یہ بحث اہمیت اختیار کرتی ہے کہ نعت دراصل ہے کیا؟ اس کے تخلیقی محرکات کیا ہیں؟ کیا یہ ایک باقاعدہ صنف کی خوبیوں سے مزیّن ہے بھی یا نہیں۔ ایسے ناقدین کا خیال ہے کہ اس (نعت) میں کسی نہج سے ندرت وجدت کی گنجائش نہیں۔ موضوعاتی اور روایتی شاعری میں تخلیقی عمل کی جلوہ ریزی ممکن نہیں اس لیے شخصی سیرت کے دائرے میں گردش کرنے والی شاعری میں افکار و خیالات اور جذبات و احساسات کی وہ رنگ رنگینی نہیں دیکھی جا سکتی جو خالص شاعری کی مثالیں ہیں۔

لیکن غور کیا جائے تو ان کا یہ اعتراض کسی طور مناسب نہیں۔ کیونکہ ہر اعلیٰ وہی ہوتا ہے جس میں فن کے ساتھ ساتھ فکر کی بھی گہرائی اور عظمت ہو۔ اور رسولِ کائنات کی مدح سرائی سے زیادہ اعلیٰ خیال پھر کیا ہو سکتا ہے۔ دراصل ادب کی موضوعی اور غیر موضوعی کی تقسیم ہی سرے سے غلط ہے۔ ادب کی کسی بھی صنف کو تخلیقی و غیر تخلیقی ادب نہیں کہا جا سکتا۔ اور یوں حکم نہیں لگایا جا سکتا کے فلاں موضوع تخلیقی ہے اور فلاں موضوع غیر تخلیقی دراصل یہ مسٔلہ صاحب فکر و فن کا نجی اور ذاتی ہے۔ اگر اس کے اندر صلاحیت ہو گی تو وہ اپنی پوری قوت و توانائی کے ساتھ کے بے جان لفظوں میں جان پیدا کر کے معنویت کی لہر پیدا کر دے گا۔ لہٰذا کوئی

بھی ادب جب اِن خصوصیات کا حامل ہو گا وہ بہترین ادب ہو گا۔ شاعری دراصل ایک کیفیت کا نام ہے جس میں شاعر کے ساتھ قاری اور سامع بھی شریک ہو جاتے ہیں۔ اس صورت میں ہم بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کے صنف نعت غیر تخلیقی صنف سخن نہیں ہے۔

نعت کی موضوعاتی تقسیم

عہدِ نبوی میں نعت کا موضوعی دائرہ محدود تھا۔ باقاعدہ نعت نگاری کی روایت مستحکم نہیں تھی۔ اُس دور میں نعتیہ اشعار زیادہ تر اسلامی تحریک کی حمایت میں کہے ہوئے قصائد میں شامل ہوتے تھے۔ چنانچہ کفر کے مقابلے میں اسلام کی حمایت، مسلمانوں کی عظمت اور دشمنوں کی مذمت پر توجہ تھی۔ یہاں تک کہ سراپائے رسولؐ کا بیان بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔ زیادہ سے زیادہ آپؐ کے اخلاقِ کریمہ اور شخصی صفات کا بیان موجود ہے۔

لیکن موجودہ عہد تک آتے آتے نعتِ رسولِ مقبول کا دائرہ اتنا پھیلا ہوا ہے، جتنا کہ خود زندگی۔ آپؐ کی حیاتِ طیبہ انسانیت کے لیے بہترین نمونہ ہونے کے باوصف زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی تھی، چنانچہ آج کل نعت آپؐ کے کردار و شمائل کے خوبصورت نمونوں کے بیان کے ساتھ ساتھ عصری عرفان، مذہبی بیداری، تہذیبی و ملی مسائل اور حیات و کائنات کے داخلی کرب و نشاط جیسے اہم موضوعات تک پھیلی ہوئی ہے۔ حلیم حازق رقم طراز ہیں:

نعت جہاں حضور رحمتِ جہاںؐ کے زلف و لب، سراپا و سیرت، صفات و معجزات، اور احکامات و پیغامات کا فکری و فنی اظہار سے عبارت ہے وہیں نعت ہماری ذات اور کائنات سے بھی نہایت گہرا تعلق رکھتی ہے۔ جو بنی نوعِ انساں کے لیے آفاقی ادب کا نمونہ ہے۔ جس کے تحت عشقِ الٰہی، محبتِ رسولؐ، احترامِ نبوت و رسالت، انسانیت شناسی، عرفانِ زندگی، شعورِ بندگی، خود آگہی، خدا شناسی، خداوندِ قدس کی رضاجوئی کا دائمی طرزِ فکر و عمل دنیا و عقبیٰ میں شفاعت اور رحمت طلبی، دیدارِ رسول کی حسرت، جوارِ حبیب کی تمنا، اپنے نفس کی مذمت، احساسِ گناہ پر ندامت، اپنی وفا شعاری کا تحدیثِ نعمت کے طور پر اظہار، زمانے کے مصئب و آلام سے نجات پانے کے لیے درِ رحمت للعالمین پر استغاثہ و فریاد جیسے مختلف موضوعات سے نعت کا فکری نگار خانہ جگمگاتا رہتا ہے۔ اگر نعت کے موضوعات کو سمیٹ کر بیان کیے جائیں تو ایک عظیم دفتر ہو جائے۔ (۸)

درج بالا اقتباس سے بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ نعت کا دائرہ موضوعی اعتبار سے انتہائی درجے پھیلا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے تقریباً تمام قابلِ ذکر زبانوں میں نعت کی بھرپور روایت ملتی ہے، اور اس ضمن میں اتنا سرمایہ دستیاب ہوا ہے کہ جس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ حلیم حازق نے اپنی کتاب میں اس موضوع پر سیر حاصل گفتگو

کی ہے۔ ذیل میں ہم اُسی سے استفادہ کرتے ہوئے نعت کی معنوی تقسیم کا ذکر کریں گے تاکہ اس شعبے کی وسعت کا اندازہ ہو سکے۔ تمام زبانوں میں دستیاب مجموعی نعتیہ سرمایہ انہی موضوعات کی ذیل میں آتا ہے۔

۱۔ نعتِ اعتقادی: ایسی نعتیں جن میں عقیدے یعنی توحید و رسالت کا اظہار ہو۔

۲۔ نعتِ عملی: ایسی نعتیں جن میں پیروئ رسولؐ پر زور دیا گیا ہے۔

۳۔ نعتِ علمی: ایسی نعتیں جن میں قرآن و حدیث اور عقائدِ اسلامی سے براہِ راست استدلال کیا گیا ہو۔ اور جن میں علمی شعور کار فرما ہو۔

۴۔ مدحیہ نعت: جن میں حضورؐ کی مدح کی گئی ہو۔

۵۔ واصفانہ نعت: حضورؐ کی اوصافِ حمیدہ کا بیان ہو۔

۶۔ عاشقانہ نعت: جن میں عشق و محبت کے جذبات غالب ہوں۔

۷۔ عارفانہ نعت: جن میں ایک متصوفانہ شان کار فرما ہو۔ عظمتِ رسولؐ سے محبت کا ایک اعلیٰ درجہ اور کیفیت۔

۸۔ خطابیہ نعت: جن میں پند و نصیحت کے مضامین ہوں۔

۹۔ رزمیہ نعت: ایسی نعتیں جن میں مخالفین اور بدگویوں کی مذمت وغیرہ کی گئی ہو۔

۱۰۔ فخریہ نعت: جن میں عجز و انکسار کے ساتھ ساتھ تحدیثِ نعمت کے طور پہ فخریہ انداز ہو۔

۱۱۔ جمالیاتی نعت: جن میں حسنِ حقیقی اور مجازی کا امتزاج نظر آئے۔

نعت کا یہ دائرہ جدید دور میں مولود ناموں، معراج ناموں، نور ناموں، سلام اور منظوم سیرت نگاری تک پھیلا ہوا ہے۔

نعت کے محرکات

اب اگر ہم نعت گوئی کے محرکات پر توجہ دیں اور وہ بنیادی اسباب تلاش کریں جس کے تحت نعت گوئی ہر عہد میں ہوتی رہی ہے تو یہ بحث یا مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔ لہٰذا ذیل میں ہم اُن محرکات پر روشنے ڈالتے ہیں جن سے یہ موضوع عبارت ہے اور جن کے ہوتے ہوئے نعت کی صنفی قدروقیمت کُھل کر واضح ہو جائے گی۔ نعت کی تخلیق کے اہم ترین محرکات درج ذیل ہیں:

عشقِ رسول ﷺ:

نعت گوئی کی پہلی شرط عشق مصطفی ﷺ ہے۔ یہ ایک مسلمہ بات ہے کے جب تک انسان اپنے راہنما کو دل کی گہرائیوں سے نہ چاہتا ہو اس وقت تک وہ صحیح معنوں میں اطاعت امیر کا فریضہ انجام نہیں دے سکتا۔ نعت کا

بنیادی محرک جذبہ عشق ہے۔اور یہی مدار ایمان و عرفان بھی ہے۔بغیر حب نبی ﷺ پاک کا تصور ہی ممکن نہیں بلکہ تمام عبادتیں ناقص اور فضول ہیں۔عاشقان سرور کائنات کی محبت جزو ایمان میں نہیں بلکہ کل ایمان خیال کرتے ہیں۔قرآن کریم میں ارشاد ہوا ہے۔

"میرے حبیب فرما دیجیے کے اے لوگو! تمھارے باپ تمھارے بیٹے تمھارے بھائی تمھاری عورتیں تمھارا کنبہ تمھاری کمائی کے مال اور وہ تجارت جس کے نقصان کا تمھیں ڈر رہتا ہے اور تمھاری پسند کے مکان ان سے کوئی چیز بھی اگر تمھیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے تو انتظار کرو اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ تعالی فاسقو کو راہ نہیں دیتا۔(۹)

رسول رحمت ﷺ کی ذات بابرکات سے محبت وعقیدت ہی اصل ایمان ہے جس کی بے شمار مثالیں قرآن و حدیث میں نظر آتی ہیں اس کے ساتھ ہی صحابہ کرام کی حیات کے تمام گوشوں سے لاتعداد مثالیں ملتی ہیں۔بطور شہادت وعلامات عشق رسالت استعمال کی جاتی ہیں اور چونکہ عشق و الفت کی بے شمار علامتیں ہیں لیکن ان میں ذکر کثیر یعنی آثار نعت گوئی جو انفرادیت و اہمیت حاصل ہے۔نعت گوئی دراصل رسالت مآب کے اظہار کا نام ہے جس میں مدح مصطفی ﷺ مختلف طرز و ادا اور اسلوب بیان کے وسیلے سے بارگاہ نبوت میں اپنی غلامی کا خراج ولہانہ انداز میں پیش کرتا ہے۔عشق رسول ہی وہ جذبہ ہے جس کے بغیر بڑے سے بڑا شاعر بھی نعت نگاری میں بے بس دکھائی دیتا ہے اور یہ جذبہ اگر حاصل ہو جائے تو تخلیق نعت میں کمال فن دیکھا جا سکتا ہے ۔شیخ طاہر قیوم طاہر نے اس طرح عشق رسول ﷺ کا اظہار کیا ہے۔

تیرے عشق میں جو غرق ہوا
وہ غلام حبشی بلال ہے(۱۰)

اظہارِ عقیدت:

حضور اقدس ﷺ کی سیرت پاک کی پیروی اور فخر موجودات ﷺ کی ذات والا صفات سے عقیدت و محبت کے بغیر انسان کا تعلق خدائے قدوس سے جڑنا ناممکن ہے۔جب کوئی مسلمان کوئی مومن اپنی زبان میں اپنے قلم سے تہذیب وسلیقے سے حضوؐر اقدس سے محبت کا اظہار کرتا ہے اور حضوؐر کا مقام و مرتبہ بھی اس کے ذہین میں ہوتا ہے تو اسی اظہار کو نعت سے تعبیر کیا جاتا ہے خواہ وہ نثر میں ہو یا نظم میں عقیدت کا اظہار نعت کہلائے گا یہی وجہ ہے شاعر کا حضوؐر کریم ﷺ کی حیات طیبہ کا مطالعہ تخلیق کائنات کا محرک ٹھہرتا ہے اور شاعر اسے انسانیت کے سب سے بڑے اور سچے راہنما حضور ﷺ کو گلہائے عقیدت پیش کرنے کی سعادت خیال کرتا ہے ۔

اطاعتِ رسولؐ کا جذبہ:

نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی مدح و توصیف کرنے میں سرفہرست خود خالق کائنات ہے جس نے اپنے محبوب کی تعریف میں ان کے اوصاف جمیلہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا سراپا آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی فضیلت بے شمار موقع پر بیان فرمائی ہے۔ نعت کی تخلیق و ترویج میں ایک بڑا جذبہ اطاعت رسول کا بھی ہے جو محبت رسول کا نتیجہ ہے۔ ذات باری تعالیٰ نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی نافرمانی پر دردناک عذاب کی وعیدیں سنائیں ہیں۔ قرآن مجید میں یوں ارشاد خداوندی ہے۔

"اے نبی لوگوں سے کہہ دو کے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اطاعت کرو"(۱۱)

جو اللہ اور اس کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی پیروی کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ نے انعام کیا۔"(۱۲)ان آیات مبارکہ کے علاوہ قرآن کریم میں اور بھی بہت سی آیات موجود ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اطاعت رسول کی اہمیت اور بڑائی کو بیان کیا ہے۔

سیرت کے جلسے:

نعت گوئی کا ایک بڑا مجلسی محرک سیرت کے جلسے ہیں۔ سیرت رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے جلسے کا آغاز قدیم دور سے منائے جارہے ہیں۔ ان جلسوں میں تلاوت کے بعد نعت کو انتہائی ضروری خیال کیا جاتا ہے ویسے عام مسلمان جو شاعری کے کسی دوسرے پہلو سے واقف نہ بھی ہوں نعت کے نام اور اس کے اصطلاحی مفہوم سے ضرور آگاہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کے چھوٹے بڑے ہر عمر کے لوگ نعت پڑھنے اور سنانے کو ایک مبارک فعل تصور کرتے ہیں مگر معراج شریف، ربیع الاول اور رمضان مبارک میں ان کا زور بڑھ جاتا ہے۔ ان جلسوں میں مسلمانوں کی بڑی تعداد عقیدت کے ساتھ باوضو ہو کر سیرت کے بارے میں جہاں علما کے خطاب سنتے ہیں وہاں نعتیہ کلام کو بھی عقیدت واحترام اور شگفتگی کے ساتھ سننے کا التزام کرتے ہیں۔

ذکرِ رسولؐ کو عام کرنے کی خواہش:

نعت گو شعرا کے نعت گوئی کا ایک محرک ذکر رسول کو عام کرنا بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کے ذکر رسول کو عام کرنا اور بلند کرنا سنت خدواندی ہے بلکہ ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کے اس کی ممدوح کا ذکر ہر جگہ ہو۔ جب ممدوح بھی وہ ہو جو ذات خداوندی کا بھی ممدوح ہو پھر بات ہی کچھ اور ہو جاتی ہے۔ یہ جذبہ بھی نعتیہ شاعری کا ایک اہم محرک ہے جس نے نعت کو مقبولیت عامہ کی راہ دکھائی۔

نعتیہ مشاعرے:

مجلسی محرکاتِ نعت میں ایک اہم محرک نعتیہ مشاعروں کا انعقاد بھی ہے۔ پاک وہند میں مشاعروں کی روایت بڑی پرانی ہے۔ نعتیہ مشاعرے متحدہ ہندوستان میں بھی ہوتے تھے۔ پاکستان کے گاوں گاوں اور شہر شہر انجمن غلامان مصطفی ﷺ، انجمن سناخوان مصطفی ﷺ، نعت بزم، نعت ادارہ فروغ، بزم احسان اور نعت اکادمی کے نام سے مختلف ادارے نعتیہ مشاعروں کا اہتمام کرتے رہتے ہیں۔ ادبی حلقے رمضان المبارک اور ربیع الاول کے مہینوں میں خاص طور پر شعری نشستوں کو نعتیہ مشاعروں کا روپ دیتے ہیں۔ ایک تو شاعر کو شاعری کے اظہار کا موقع ملتا ہے اور دوسرے شاعر نعت کو شفاعتِ خداوندی کا ذریعہ سمجھ کر اپنے آپ کو شفاعت اور ثواب کا حق دار سمجھتا ہے۔ اس دور میں نعتیہ مشاعروں کے فروغ میں ریڈیو، ٹی وی اور اخبار و رسائل کا بڑا کردار ہے جو ان مشاعروں کی روداد نشر کرتے ہیں جس سے نعت کو فروغ ملتا ہے۔ عصر حاضر میں نعتیہ مشاعرے مساجد اور تعلیمی اداروں میں بھی منعقد ہونے لگے ہیں۔ مثلاً کالج و یونیورسٹی کی سالانہ تقریبات میں نعتیہ مشاعروں کی روایات ،مقابلہ حسن قرآت وغیرہ نہ صرف تعلیماتِ رسول ﷺ کو عام نوجوانوں تک پہنچانے کا وسیلہ بن رہے ہیں بلکہ تعلیمی اداروں میں موجود نئے شاعروں کو نعت رسولؐ کی طرف متوجہ کر رہے ہیں۔ اس طرح دیکھا جائے تو عصرِ حاضر میں فروغ نعت کے لیے ان محافل اور مشاعروں کا بڑا حصہ ہے۔

نعت گوئی کے محرکات کو بیان کرنے کی اصل وجہ یہ ہے کے ہمارے بعض ناقدین ادب کا خیال یہ ہے کے نعت کوئی صنف نہیں ہے۔ اس میں کسی نہج سے ندرت و جدت کی گنجائش نہیں۔ موضوعاتی اور روایتی شاعری میں تخلیقی عمل کی جلوہ ریزی ممکن نہیں، اس لیے کے شخصی سیرت کے دائرے میں گردش کرنے والی شاعری میں افکار و خیالات اور جذبات واحساسات کی رنگ رنگینی نہیں دیکھی جا سکتی جو خالص شاعری کی مثالیں ہیں۔ مثلاً شاعر اپنے مصائب وآلام یا ذاتی طور پر مدینے سے دوری و مجبوری کی کیفیت کا انتہائی کرب انگیز صورت میں اظہار کرتا ہے اور اپنے اظہار میں صداقت و حقیقت کا شعوری خیال بھی رکھتا ہے تو دیکھا یہ جاتا ہے کے اس کے اشعار میں ایک نوع کی انفرادیت کے علاوہ اجتماعی جذبات و احساسات کی مصوری بھی ہو جاتی ہے۔ اس طرح شاعر کی کیفیت میں قاری و سامع بھی شریک ہو جاتے ہیں۔ اس صورت میں ہم کہہ سکتے ہیں کے صنف نعت تخلیقی صنف سخن نہیں۔ وگرنہ نعت گوئی کے محرکات پر توجہ دیں اور وہ بنیادی اسباب تلاش کریں جن کے تحت نعت گوئی ہر عہد میں ہوتی رہی ہے تو یہ سوالات زیادہ اہم نہیں رہتے۔

ذرا سوچیے جس صنفِ سخن میں صدیوں کے جذبات وخیالات کی جلوہ سامانی ہو جس کا موضوعاتی سفر ازل سے ابد تک قرآنی نظام وفکر کے ساتھ دیگر صحیفوں پر محیط ہو۔ جس کی مدحت خود خالق کائنات فرماتا ہو علمائے مرسلین

، علما، فقہا، صوفیا یہاں تک کے غیر مسلم دانشور روشن خیال مورخین مسلسل کر رہے ہوں تو اس طرح سے ثابت ہے کے غیر تخلیقی عمل اس صنف میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جیسا کے گزشتہ سطور میں عرض کیا گیا ہے کے کسی بھی شاعر پر غیر تخلیقی ہونے کا حکم نہیں لگایا جا سکتا بلکہ تخلیق کاروں میں دریافت طلب عمل یہ ہے کے کون کسی صنف سے ذہنی و قلبی وابستگی رکھتا ہے۔ ان کی نمائندہ تخلیقات کا جائزہ لیا جائے۔ اور پھر اُس کی ذہنی مناسبت کے تناظر میں بات کی جائے۔

خلاصہ بحث

خلاصۂ بحث یہ ہے کہ نعت گوئی ایک عظیم تخلیقی سرگرمی ہے۔ نعتیہ شاعری لفظی و اصطلاحی دونوں حوالوں سے وسعت کی حامل ہے۔ اس کا دائرہ فکری اور فنی دونوں سطحوں پر کسی طرح محدود نہیں۔ اس کے موضوعات کا دائرہ پوری زندگی کو محیط ہے۔ احبابِ فکر و نظر کا خیال ہے کے کسی بھی اعلیٰ ادب کی بنا محبت کے تین محرکات پر ہوتی ہے۔

1۔ حسن و جمال 2۔ فصل و کمال 3۔ جود و نوال

اور نعت کی تخلیق میں محبت کے یہ تینوں زاویے خاص طور پر نمایاں ہیں۔

نعت کا تخلیقی سفر ایک عاشقِ رسول ﷺ کن صورتوں میں کرتا ہے اور کتنی دشوار گزار منزلوں کو عبور کرنے کے بعد یہ تخلیقی سفر ایک شعری قلب میں ڈھل کر ہم تک پہنچتا ہے اس کا صحیح اندازہ لگانا ممکن نہیں۔ یہاں صرف ایک اشارہ کرنا مقصود ہے مثلاً ایک شاعر جب اپنی گنہگار زندگی کا تصور کرتا ہے اور ساحلِ نجات تک پہنچنے کی خواہش کرتے ہوئے اس تصور کی روشنی میں جب پر خلوص جذبوں کے ساتھ دربار رسول ﷺ کی جانب متوجہ ہوتا ہے تو اُس کے ذہن و قلب میں فکر و خیال کے سیکڑوں دریچے کھل جاتے ہیں، جن میں دنیا کے مصائب و آلام کے ساتھ عذابِ قبر، قیامت کی ہولناکیوں، دوزخ کے دردناک عذاب کے حقائق ہوتے ہیں اور ساری چیزیں قرآن و حدیث کے ارشادات کے ذریعے علم و شعور کے نہاں خانوں میں پہلے ہی سے ہوتی ہیں۔ اب شاعر ان مناظر کی کربناکیوں کو اپنے وجود میں محسوس کرتا ہے۔ ان کیفیات میں بے حد سوز و گداز کا پہلو بھی پوشیدہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد اس کی نگاہ بابِ رحمت کی طرف اٹھ جاتی ہے جہاں رحم و کرم، جود و سخا، مہر و عطا اور عفو و درگزر کے جلوے نظر آتے ہیں اور وہ فریاد و التجا کے بعد اپنے دلی احساسات و جذبات کو فکری نگار خانے میں سجاتا نظر آتا ہے جس میں داخلی کیفیات کی بھرپور جلوہ ریزی ہوتی ہے۔

موضوع کے اعتبار سے بھی اگر تاریخِ ادب اور تاریخ انسانیت کا بغور مطالعہ کیا جائے تو ہر گوشۂ حیات سے نکہت مصطفی کی تحریک ابھرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ کیونکہ تہذیب و تمدن، ثقافت و کلچر، اخلاقی اقدار مکمل تاریخ کی روشنی میں عروج و ارتقاء کی منزل سے جہاں ہمکنار ہوتی ہیں وہاں رحمتِ کونین کی رحمت مآب کرنیں جگمگاتی نظر آتی ہیں۔

اگر ان تمام باتوں کے بعد کہا جائے کے نعت گوئی صنف سخن نہیں اس کے موضوعات محدود ہیں تو اسے تنگ نظری کے علاوہ اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ نعت گوئی کے محرکات اور وسیع وبسیط موضوعات اس بات کا ثبوت فراہم کرتے ہیں کے تمام آفاقی اصنافِ سخن میں نعت گوئی کو ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ جسے آج تک کسی ہیت یا فارم تک محدود نہیں رکھا جاسکا۔ اس کا سبب نعت کے ہمہ گیر موضوعات ہیں کے شاعر جس ہیت میں موضوع نعت کو فکری و قلبی وسعتوں کے ساتھ ہمکنار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو اس فارم کو استعمال کرے۔ دراصل کسی بھی صنفِ ادب میں وہ دشواریاں پیش نہیں آتیں جو صنف نعت کے سلسلے میں آتی ہیں۔ اس لیے صنف نعت کا ایک اہم تقاضا شریعت کی مکمل پاسداری ہے جو نعت کی ظاہری و معنوی ساخت اور نظامِ فکر وخیال کو افراط و تفریط سے محفوظ رکھتی ہیں۔ قوانینِ اسلام کی روشنی میں ایک فنکار کی فکری ووجدانی لہریں بڑی سبک خرامی سے سفر کرتی ہیں اور اسلام مخالف رجحانات، میلانات سے دامن بچا کر اُسے اڑنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔

حوالہ جات(References)

1۔ڈاکٹر شہزاد احمد، **اردو نعت پاکستان میں**،(حمد و نعت ریسرچ فاؤنڈیشن، اردو بازار کراچی، 2014)، ص50

Dr. Shehzad Ahmed, *Urdu Naat în Pakistan*, Hamdoonat Research Foundation, Urdu Bazaar Karachi, 2014, p.50

2۔الحاج مولوی فیروزالدین، **فیروزاللغات جامع اردو**، فیروز سنز لاہور، سن، ص190

Alhaj Maulvi Ferozaldin, *Feroz-ul-Laghat Jami-e-Urdu*, Feroz Sanzlahor, Sun, p. 190

3۔ڈاکٹر خواجہ حمید یزدانی، **فارسی نعت ایک سرسری جائزہ**، مشمولہ نقوش رسول نمبر، ج10، ش13، جنوری1984، ص146

Dr. Khawaja Hameed Yazdani, *A Cursory Review of Persian Naat*, Inclusiv Naqsh-e-Rasool nr. 10, 10, 13, ianuarie 1984, p.146

4۔ڈاکٹر سید شمیم احمد گوہر، **اردو کا نعتیہ ادب**، مطبع اینگل پرنٹرز، آلہ آباد، انڈیا، 2001، ص10

Dr. Syed Shamim Ahmad Gohar, Natia Adab din Urdu, Angle Printers Press, Allahabad, India, 2001, p.10

5۔ایضا، ص10

Ibid. p. 10

6۔ڈاکٹر فرمان فتح پوری، **اردو کی نعتیہ شاعری**، گنج شکر پریس، لاہور، 2012، ص، 21

Dr. Farman Fateh Puri, *Natia Poetry of Urdu*, Ganj Shakar Press, Lahore, 2012, p.21

7۔راجا راشد محمود، **مشمولہ اردو نعت پاکستان میں**، حمد و نعت، ریسرچ فاونڈیشن اردو بازار کراچی، 2014، ص51

Raja Rashid Mahmood, *Conținând Urdu Naat în Pakistan*, Laudă și Naat, Fundația de cercetare Urdu Bazaar Karachi, 2014, p.51

8۔ حلیم حازق، **اصولِ نعت گوئی**، مژگاں پبلیکیشنز، کلکتہ، ۲۰۰۹، ص ۱۵-۱۶

Haleem Haziq, *Usool e naat goi*, Mizgan Publishers, Kolkata,India, 2009, p15/16

9۔ڈاکٹر ابوالفتح صغیر الدین، **صحابہ کرام کی نعت گوئی**، مشمولہ صریر خامہ نعت نمبر حیدر آباد، 1978، ص13

Dr. Abul Fateh Saghir-ud-Din, *Naat recitation of the Companions*, inclusiv Sarir Khama Naat No. Hyderabad, 1978, p.

10۔پروفیسر سید یوسف شاہ گیلانی، **تذکرہ نعت گویاں اردو**، اول، مکہ بکس، اردو بازار لاہور، 1982، ص78

Prof. Syed Yusuf Shah Gilani, *Tazkira Naat Guyan Urdu*, I, Mecca Box, Urdu Bazaar Lahore, 1982, p. 78

11۔ڈاکٹر ریاض مجید، **اردو میں نعت گوئی**، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، 1990، ص71

Dr. Riaz Majeed, *Naat Recitation in Urdu*, Iqbal Academy Pakistan, Lahore, 1990, p. 71

12۔القرآن، التوبہ، 24

Quraan, A’tauba, 24 .